عرب جمہوریہ مصر ۲۴صفر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۱۱اکتوبر ۲۰۲۱ء

قرآن وسنت کی نصوص کو سمجھنے میں عقل کا استعمال

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کا فقہی مذہب بطور مثال

اسلام نے عقل کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے کیونکہ شرعی احکام کا پابند ہونے کا دارومدار عقل پر ہی ہے اور اسی طرح عقل شرعی مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد اور ان چھ بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے جن کی حفاظت کرنے پر تمام شریعتیں اور ادیان متفق ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمیں کائناتی مظاہر میں غور وفکر اور تدبر کرنے کے لئے عقل کی نعمت کو استعمال کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ ہم ان مظاہر میں غور وفکر اور تدبر کر کے اس کی عظمت و کبریائی اور وحدانیت سے آگاہی حاصل کریں، ارشاد باری ہے: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ} "بیشک آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے اور رات اور دن کی گردش میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ} "اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے، بیشک اس میں اہل علم کے لئے نشانیاں ہیں"۔ قرآن کریم میں غور وفکر کرنے والا شخص دیکھتا ہے کہ قرآن نے مختلف الفاظ کے ساتھ تدبر کرنے اور عقل کو استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: {لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ} "تا کہ تم عقل سے کام لو"، {أَفَلَا تَعْقِلُونَ} "کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے"، {لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ} "ایسے لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں"، {لِقَوْمٍ

يَتَفَكَّرُونَ} "ایسے لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں"، {لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ} "ایسے لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں"۔

شریعت اسلامی میں غور وفکر کرنے والا شخص دیکھتا ہے کہ شریعت نے علمائے کرام کو اجتہاد کے ذریعے تفصیلی دلائل سے شرعی احکام مستنبط کرنے کے لئے عقل کو استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے جس سے لوگوں کے لئے ان کی زندگی کے معاملات میں آسانی ہو اور ان کے دنیوی اور اخروی حالات بہتر ہوں، بشرطیکہ شریعت کے قطعی امور کی حفاظت کی جائے اور ان میں کسی قسم کا اجتہاد نہ کیا جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب حاکم نے کوئی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کیا اور اس کا اجتہاد درست ہوا تو اس کے لئے دو اجر ہیں، اور اگر اس نے فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کیا اور اس کا اجتہاد غلط ہوا تو اس کے لئے ایک اجر ہے"۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ مشہور فقہی مذہب کے بانی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس مکتبہ فکر کے سَر خیل تھے جس نے قرآن وسنت کی نصوص کو سمجھنے میں عقل کو استعمال کیا، اللہ کریم نے آپ کو بڑی پُختہ عقل عطا فرمائی تھی، آپ مقلد نہیں تھے اور نہ ہی آپ نص کے ظاہر پر اکتفا کرتے تھے بلکہ آپ نص کے مقاصد کو دیکھتے تھے، اسی وجہ سے آپ اس مکتبہ فکر کے سرخیل کہلائے جس نے قرآن وسنت کی نصوص کو سمجھنے کے لئے عقل کو استعمال کیا، یہاں تک کہ علمائے کرام نے آپ کے بارے میں کہا کہ: لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے محتاج ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے فقہی مذہب میں زمان، مکان، لوگوں کے حالات، عادات اور ان کے مزاج کو پیش نظر رکھا، آپ نے احکام مستنبط کرتے ہوئے جن دلائل کو استعمال کیا ان میں قیاس، استحسان اور عرف شامل ہے اور اس میں آپ نے حدیث معاذ کو بنیاد بنایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

یمن روانہ کرتے وقت پوچھا کہ تم کس چیز کے مطابق فیصلہ کروگے تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کی کتاب کے مطابق، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم (وہ حکم کتاب اللہ میں) نہ پاؤ تو؟ انہوں نے عرض کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم (وہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی) نہ پاؤ تو؟ انہوں نے عرض کیا پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیامبر کو توفیق عطا فرمائی)، اور اس طرح کی دوسری احادیث جو شریعت کے مقاصد عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے نصوص کو سمجھنے میں عقل استعمال کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

برادران اسلام:

تمام ادیان لوگوں پر سختی اور تنگی پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ لوگوں کی خوشحالی اور ان کے لئے آسانی پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں، ارشاد باری ہے: {طه * مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى} "طہ * ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑیں"۔ دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ} "اور اس نے دین کے معاملے میں تم پر کوئی تنگی روا نہیں رکھی"۔ تیسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ} "اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے آسان چیز کو چنا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اس سے دور رہتے، اس لئے نص کے صحیح فہم اور اس کی تطبیق اور حالات کے مطابق شرعی حکم کے لئے عقل کو استعمال کرنا ناگزیر ہے۔

اور ہم اس بات کی بھی تاکید کرتے ہیں کہ ایک فقیہ اور مفتی کے لئے اپنے دور کے حالات ، نئے مسائل، لوگوں کے احوال اور ان کی عادات و تقالید سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے حالات و واقعات کے مطابق فتوی دینے پر قادر ہو نہ کہ ماضی کے حالات و واقعات کے مطابق، جس نے لوگوں کے حالات و واقعات، ان کی عادات و تقالید اور زمان و مکان کو پیش نظر رکھے بغیر فتوی دیا اس نے لوگوں کو تنگی اور مشقت میں ڈال دیا جبکہ ہماری شریعت کی بنیاد لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنے اور ان سے مشقت اور تکلیف کو دور کرنے پر ہے۔

اے اللہ ہمیں ہمارے دین کا فہم عطا فرما، اور ہمارے ملک اور تمام ممالک کی حفاظت فرما۔ آمین